وَمَن يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّين (الحديث)
اَطْيَبُ الْعَطَايَا الْبَاقِيَةِ مِنَ الْفَتَاوَى الْاَشْفَاقِيَّه
۱۴۳۹ھ
المعروف به
فتاویٰ مفتیِ اعظم راجستھان
تصنیفِ لطیف
اشفاق العلما، مفتی اعظم راجستھان
حضرت مولانا مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی اجملی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب وتخریج وتعلیق وتحشیہ
مفتی سراج احمد قادری مصباحی
باھتمام
خلیفہ تاج الشریعہ پیر طریقت صوفی باصفا خواجہ قاری عبدالوحید قادری
بانی جامعہ فیضانِ اشفاق، ناگور شریف راجستھان
ناشر
امام احمد رضا لائبریری۔ جامعہ فیضانِ اشفاق
ناگور شریف راجستھان

ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقهه فی الدین۔ (الحدیث)

اطیب العطایا الباقیة من الفتاوی الاشفاقیة
۹ ۳ ۴ ۱ ھ

المعروف بہ

فتاوی مفتی اعظم راجستھان

تصنیف لطیف

اشفاق العلماء مفتی اعظم راجستھان
حضرت علامہ مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی اجملی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب، تخریج وتعلیق وتحشیہ
مفتی سراج احمد قادری مصباحی

باھتمام

پیر طریقت صوفی باصفا خواجہ قاری صوفی عبدالوحید قادری
(بانی جامعہ فیضانِ اشفاق، ناگور شریف، راجستھان)

ناشر:
امام احمد رضا لائبریری، جامعہ فیضانِ اشفاق، ناگور شریف، راجستھان

نام کتاب : اطیب العطایا الباقیة من الفتاوی الاشفاقیة
المعروف بہ فتاویٰ مفتی اعظم راجستھان
مصنف : اشفاق العلماء مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی اجملی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب وتخریج، تعلیق وتحشیہ: (مفتی) سراج احمد قادری مصباحی
تصحیح ونظر ثانی : مصباح الفقہاء حضرت مفتی محمد عالمگیر مصباحی صاحب قبلہ (استاذ و مفتی دار العلوم اسحاقیہ، جودھ پور)
حضرت مفتی اسد اللہ ثقافی صاحب قبلہ (پرنسپل جامعہ فیضانِ اشفاق)
پروف ریڈنگ : حضرت مفتی محمد عبد العزیز مصباحی جمالی و مولانا محمد یونس علیمی
کمپوزنگ : (مفتی) سراج احمد قادری مصباحی
صفحہ سازی : محمد زبیر قادری
تعداد اشاعت : ۱۱۰۰
سن اشاعت : ۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۸ء
رسم اجرا : بموقع جشن غوث الوریٰ کانفرنس جامعہ فیضان اشفاق ناگور راجستھان
ناشر : امام احمد رضا لائبریری، جامعہ فیضانِ اشفاق، ناگور شریف، راجستھان
صفحات : ۴۲۴

ملنے کے پتے

☆ امام احمد رضا لائبریری جامعہ فیضان اشفاق ناگور راجستھان-01582245590
☆ فاروقیہ بک ڈپو، ۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-011-23266053, 23267199
☆ قادریہ بک ڈپو وارڈ نمبر ۸، راجوری، جموں کشمیر

{فہرست مضامین}

کتاب العقائد

مفتی اعظم راجستھان ایک سوانحی مطالعہ

زندگی کے بے شمار گوشے ہوتے ہیں آدمی چاہے توان گوشوں کو بروئے کار لاکر اپنی حیات کو حیات ابدی بخش دے کہ اگر تاریخ کے صفحات اس کے کسی بھی گوشہ کو ترک کرنا چاہیں تو نہ کرسکیں۔ ہر صدی و ہر زمانہ میں ایسے لوگ رہے ہیں لیکن ہر زمانے کے challenges الگ الگ رہے ہیں کبھی خارجیت واعتزال کا فتنہ اہل حق کے لیے challenge بنا تو کبھی دین الٰہی کی شکل وصورت میں ستون اسلام کو متزلزل کرنے کی ناپاک کوشش کی جاتی رہی اور کبھی عصمت انبیا کو داغدار کرنے کی بیجا کوشش شرار بولہبی کے پروانے کرتے رہے۔ لیکن جب ایک طرف دولت دینار کی چوکھٹ پر اپنی ایمان وعقیدہ کا سودہ کرکے پاکیزہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدے میں درار ڈالنے کی کوشش کی گئی تو دوسری طرف محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پر اپنا سر کٹانے والے غلام شیشہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دین اسلام کی حفاظت وصیانت کا فریضہ انجام دیکر تعلیم نبوی کو عام کیا، انہیں پاکیزہ نفوس قدسیہ میں سے حضور مفتی اعظم راجستھان علامہ مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی اجملی علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات بابرکات ہے۔

تاریخ ولادت:

آپ کی پیدائش ۱۹ر دسمبر ۱۹۲۱ء شیونالی ضلع جے۔ پی نگر یوپی الہند میں ہوئی، آپ کے وجود پر مسعود نے جماعت اہل سنت کو وہ بہار جاویدانی عطا کی جس کی امید اس پرفتن ماحول اور سراپا اختلاف وانتشار کے زمانہ میں خال خال لوگوں سے بمشکل کی جاتی ہے۔

آپ کی تعلیم وتربیت

آپ کے آباء واجداد شریف النفس اور پاکیزہ طبیعت کے ساتھ انصاف پسندی جیسے بہت ساری خصوصیات کے حامل تھے۔ آپ کی پیدائش کے بعد جب آپ کی تعلیم وتربیت کو لے کر آپ کے والد گرامی کو فکر لاحق ہوئی (کیونکہ وہاں پر حصول تعلیم کا کوئی ذریعہ مثلاً مکتب وغیرہ موجود نہ تھے) تو آپ کے والد گرامی آپ کے حصول تعلیم کے لئے اپنے گھر ہی میں ایک مکتب کی داغ بیل ڈال کر آپ کی تعلیم شروع کرائی، ابتدائی تعلیم آپ نے وہیں پر مکمل کی۔ جب آپ کے والد گرامی نے آپ کے تعلیمی رجحان کو دیکھا تو اعلیٰ تعلیم دلانے کی غرض سے دار العلوم اجمل العلوم سنبھل میں داخلہ کرایا اور سرپرستی کی ذمہ داری مناظر اہل سنت اجمل العلما حضور سید اجمل حسین رحمۃ اللہ علیہ کو

سونپی۔آپ حضور والا کی آغوش تربیت میں رہ کر از اعدادیہ تا فضیلت بہت محنت ولگن اور دل جمعی کے ساتھ مرّوجہ علوم وفنون حاصل کرکے مشق افتا کرتے ہوئے میدان فقہ میں ایک اہم مقام ومرتبہ حاصل کیا، اس طرح سے آپ نے مولویت، عالمیت، اور فضیلت کی تعلیمی اسناد مدرسہ اجمل العلوم سنبھل میں حاصل کی اور فتویٰ نویسی کی تعلیم وتربیت مفتی اجمل حسین علیہ الرحمہ کے زیر شفقت رہ کر کی۔اور بعد فراغت بھی استصواب فتویٰ کراتے رہے۔

ذوق مطالعہ

اُس وقت اتنی سہولیت فراہم نہ تھی جتنی کی اِس وقت ہے، اُس وقت کے حالات اِس موجودہ زمانہ کے حساب سے نہایت ہی ناگفتہ بہ تھے نہ توکہیں پر روشنی کا انتظام وانصرام نہ توکہیں پر حالات حاضرہ کے مقابل پرسکون جگہ پھر ایسے نازک حالات میں خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے زمانے میں موجودہ تمام تر تعلیمی چیلنجز (challenges) کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا صرف یہی نہیں! بلکہ ایسے وقت میں بھی آپ کے روزانہ مطالعہ کا عالم یہ کہ بلاناغہ کتب درسیات پڑھنے کے بعد تقریباً ۱۰۰۔۱۲۵ رصفحات کا نصاب متعین کرکے علمی جواہر پارے سے سیراب ہوتے رہے۔اس طرح سے آپ کی فراغت ۱۹۴۴ء میں ہوئی۔

تدریسی خدمات

بعد فراغت آپ نے تدریسی خدمت کا کام انجام دینے کیلئے ۱۹۴۴ء میں اسی کرۂ زمین پر اپنے علم وحکمت کا جوہر دکھانے کا عزم مصمم کیا جہاں پر آپ کے والد گرامی وقار نے آپ کے لیے مکتب کی بنیاد رکھی تھی ابھی چند ہی دن علم وحکمت ودانائی کے جوہر لٹاہی رہے تھے کہ صوبہ راجستھان کی زمین کے اس ٹکڑے کو منتخب کیا جو علمی ثقافتی میدان اپنی کوئی شناسائی نہ رکھتا تھا اور نہ ہی اس کا اپنا کوئی تشخص تھا، آپ نے اس طرح جودھپور صوبہ راجستھان سے اپنے تدریسی خدمات کا باضابطہ طور پر آغاز کیا۔اور اس پر اپنی حیات کے ۷۰ ربہاروں کو لٹا کر اس کی نوک پلک کو سنوار کر خواجہ کی نگری کو عالم اسلام میں پھر سے ایک نیا رخ دے کر ایک نیا طرۂ امتیاز اور اپنی خاص تعلیمی وثقافتی علامتوں سے پہچانا جانے والا ایک طغریٰ عنایت کیا جس کی دھمک آج بھی عالم اسلام میں محسوس کی جاتی ہے۔

خلافت واجازت

آپ جہاں پر شریعت کے متبحر عالم اور میدان تفقہ کے ایک بااعتماد مفتی تھے وہیں پر آپ طریقت کے ماہر غوطہ زن بھی تھے جس پر ان مشائخین عظام کی خلافت واجازت واضح طور پر دلالت کرتی ہے جن کے یہاں خلافت کا معیار تعلقات، رشتے نہیں بلکہ صرف اور صرف ایک ہی معیار ہے اور وہ ہے شریعت وطریقت کا حسین سنگم۔

آپ کے سر پر خلافت و اجازت کا سہرا شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم بن مفتی عالم جگر گوشۂ رضا سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شہزادۂ سمناں ولی بن ولی اللہ حضور محدث اعظم ہند علامہ الشاہ سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمۃ، قطب مدینہ خلیفۂ مجتہد فی المسائل اعلیٰ حضرت علامہ الشاہ ضیاء الدین مہاجر مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سرکار کلاں شبیہ غوث اعظم علامہ الشاہ سید مختار اشرف کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی عظیم بزرگ ہستیوں نے سجایا۔

نظریۂ تعلیم

اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ آج دنیا ہو یا دین جب بھی دانشوران دین وملت ترقی پر اظہار خیال فرماتے ہیں تو سب سے پہلے جس کو اہمیت و شرط اور جزء لاینفک کے طور پر تعلیم کو بیان کیا جاتا ہے اور ہو کیوں نہ جس قوم کی تاریخ کی ابتدا ہی اقرأ سے ہوئی ہو اس کے یہاں تعلیم و تعلم کا کیا پوچھنا، آپ چونکہ قوم وملت کے سچے دردمند تھے اس لئے اپنے اہم گوشہ پر اظہار خیال سے گریز، قصور اور تناقص تصور کیا جا سکتا تھا لیکن آپ اس وقت کے حالات کو سامنے رکھیں اور سرکار مفتی اعظم راجستھان رضی اللہ عنہ کے تعلیمی نظریہ کو ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں کہ ''قوم مسلم کو اپنی تعلیم کو عروج و ترقی کے راستے سے گزار کر کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ اہل مدارس ایک نصاب کا تعین کر کے ایک بورڈ برائے تعلیم و برائے امتحان تشکیل دے جس کا مقصد تعلیم اور امتحان کو handle کرنا ہو پس'' آپ حضور مفتی اعظم راجستھان کے اس نظریہ کو دیکھیں اور مخالفین کے طریقہ کار کو دیکھیں اس نظریہ کی اہمیت سورج کی روشنی سے زیادہ ظاہر و باہر ہے آج اگر آپ صرف ہندوستان ہی کی سطح پر دیکھیں تو Allahabad Board، NCERT,CBSC اور دیگر تعلیمی تنظیمیں سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند کے اس نظریہ کو follow کر رہی ہیں لیکن ہائے افسوس!!! کی ہمارا ہی نظریہ اور ہم ہی محروم!!!۔

عشق رسول

آپ جب فراغت حاصل کر کے اپنے وطن تشریف لاتے ہیں تو آپ کی دادی صاحبہ ''جن کی بینائی ۱۴ ر سال پہلے ہی کھو چکی تھی لیکن آپ کے ختم بخاری کی خبر سنتے ہی آپ کی بینائی لوٹ آئی'' دادی نے محبت بھری نظروں سے دیکھا دعاؤں سے نوازا اور مزید ایک سال باحیات رہیں۔

اس سے کسی کو مجال انکار کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں ہونی چاہئے کہ جب کوئی عاشق اپنے معشوق سے بے انتہا محبت کرتا ہے، تو اس کے عادات و اطوار کو اپنے اندر ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور پھر آپ تو اس محبوب صادق و مصدوق کے عاشق تھے جن کی محبت میں مردان عرب اپنا سر بھی کٹاتے ہیں تو خبر نہیں ہوتی، اسی وجہ سے جب آپ

احادیث طیبہ میں عادات واطوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے جاتے تو صادق ومصدوق کے ایک ایک ادا کو اپنے اندر بسانے کی کوشش کرتے۔

معشوق جب اپنے عاشق کی تصدیق کردے تو پھر نہ تو عشق کا کوئی جواب باقی رہتا ہے اور نہ ہی عاشق کے خوشی کی کوئی حد۔ ابھی آپ کے قدم رنجائی کے شہر پالی میں ایک ہی سال ہوئے تھے کہ حبیب لبیب سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ اقدس پر برکات سراپا رحمت کی زیارت پھر چند ہی دنوں کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زیارت سے اپنے عاشق صادق کی تصدیق کرتے ہوئے زیارت عطا فرما کر سونے کو کندن، ذرہ کو آفتاب بنا دیا۔

آپ کے زیارت کا واقعہ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی ''معارف مفتی اعظم'' میں لکھتے ہیں ''مفتی اعظم راجستھان کو تکمیل درس کے بعد ایک خواب میں جمال جہاں آراں کے دیدار کا شرف حاصل ہوا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا بخاری شریف لاؤ۔ ایک صاحب کو بخاری شریف لانے کے لیے بھیج دیا حضور سرکار مفتی اعظم راجستھان کے لیے یہ وقت بہت ہی خوبصورت لمحۂ اعزاز تھا۔ موقع غنیمت سمجھتے ہوئے بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ایک وقت کی دعوت قبول فرمائیں! جب آقا کریم ﷺ اپنے عاشق صادق کی طرف مائل بہ کرم ہوئے پھول جھڑتے ہوئے لب مبارک وا ہوئے اور زبان گوہر بار سے دامن کی مراد کی وسعتوں کو نواز کر تنگ کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ دوپہر کی دعوت قبول کیا۔ دوپہر کی دعوت ہی کی تڑپ کا ثمرہ کہ محبوب کبریا نے عاشق صادق غلام کو زیارت عطا فرما کر دل مضطر کو قرار بخشا۔ پہلے خواب میں زیارت نصیب ہوئی پھر حضور رسول مقبول ﷺ کے دیدار سے رؤیا میں شرف یاب ہوئے اور پھر اپنے دربار گہربار کی حاضری کا شرف بخش کر کندن کا تاج پہنا کے انمول بنا دیا''۔

اخلاق واوصاف

ہر شیدائی اسلام اصول وضوابط اسلام کا پابند ہوتا ہے اور آپ شیدائی ہونے میں تنہا نہیں بلکہ تصدیق مصطفی ﷺ آپ کے ساتھ تھی اور کیوں نہ ہو کہ آپ کو اخلاق نبوی سے حصہ ملا تھا، یقیناً آپ کو وہ حصہ ملا جو بہت ہی کم کسی کسی کو کبھی کبھی ملا کرتا ہے حضرت مولانا محمد اسحاق لکھتے ہیں کہ ''حضور مفتی اعظم راجستھان رضی المولیٰ عنہ مسجد احمد شہید کی سۂ ۃ ثانیہ کے موقع پر کمہاری تشریف لائے نماز جمعہ میں ایک مختصر سا خطاب فرمایا اور بعد نماز مصافحہ ودست بوسی کا ایک طویل سلسلہ قائم رہا بعدہ محلہ کے کئی امیر وغریب نے درخواست پیش کی کہ حضور ہمارے غریب خانہ پر چل کر دعا فرما دیں حالانکہ اس وقت آپ حد درجہ نقاہت ونحافت محسوس کر رہے تھے جس کا تقاضا یہ تھا کہ آپ لوگوں کے یہاں جانے سے انکار کر دیتے لیکن یہیں اخلاق نبوی کے پرچم کو بلند کر کے اپنی بلندی کا ثبوت پیش کرنا

تھا۔ آپ نے کسی کے التجا کو ٹھکرایا نہیں اور نہ ہی عذر پیش کرنے کی کوشش کی ہر ایک عارض کے گھر جا کر دعا فرمائی اور ماتھے پر شکن نہ آئی' یوں ہی آپ کے وسعت ظرفی اور کشادہ قلبی اور محبت عوام وخواص سے اس طرح تھی کہ کسی کو آج تک یہ کہتے ہوئے نہیں سنا گیا کہ حضور مفتی صاحب قبلہ ان سے کم محبت فرماتے تھے بمقابل ان کے، ایسا نہیں بلکہ ہر ایک کو ایسا کہتے ہوئے پایا گیا کہ حضور مفتی اعظم راجستھان ہم کو زیادہ مانتے تھے ہم کو زیادہ مانتے تھے۔

آپ کے بے شمار کمالات اوصاف کے ساتھ آپ کی حیات مبارکہ کا ایک انوکھا باب اور نمایا وصف آپ کی فقاہت وبصیرت کا ہے جس کا اندازہ آپ کے ایک فتویٰ کے اس اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔

''چلتی گاڑی میں فرض نماز نہیں ہوتی البتہ سنت ونفل پڑھ سکتے ہیں بلکہ پڑھنی ہی چاہئے ہاں اگر وقت جاتا رہے تو فرض بھی پڑھ لیں اور بعد میں لوٹا لیں جہاز میں سب نمازیں پڑھنے کا حکم ہے یعنی چلتے جہاز میں فرض نماز بھی پڑھی جائے گی''۔

ریل وجہاز میں فرق ہے ریل ٹھہر ٹھہر کر جاتی ہے جبکہ جہاز برابر چلتا ہے پھر جہاز کے آس پاس زمین نہیں'' آپ مذکورہ بالا فتاویٰ کو دیانت کی روشنی میں وزن کریں گے تو حضور مفتی اعظم راجستھان کی عظمت شان تفقہ فی الدین اظہر من الشمس و ابین من الامس ہوگی کہ فرض وواجب اور ملحق بالواجب سنت فجر کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) استقرار علی الارض (۲) اتحاد مکان اگر ان دونوں شرطوں میں ایک بھی فوت ہوگئی تو نماز صحیح نہیں ہوگی مثلاً استقرار علی الارض نہیں تو اگر چہ مکان متحد ہو نماز نہ ہوگی اور اگر استقرار علی الارض ہے اور مکان بدلتا رہے تو بھی نماز نہ ہوگی یہ اس وقت ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو مثلاً درندے یا دشمن کا خوف یا یہ کہ اگر سواری سے اترے گا تو بھی زمین نہ ملے گی اور اگر موقع ایسا ہے کہ اتر کر آسانی سے نماز پڑھ سکتا ہے تب بھی عذر نہیں مثلاً کوئی ایسی گاڑی پر سوار ہے کہ اسکے چار پہئے ہیں دو آگے دو پیچھے یا دو آگے ایک پیچھے بالعکس، اب اگر یہ گاڑی کھڑی ہے چل نہیں رہی ہے تو صحیح نہیں ہے اس لئے کہ گاڑی مستقر علی الارض نہیں یا گاڑی ایسی ہے کہ اگر اس کا جوا جانور کے گردن سے اتار دیا جائے تو گاڑی ٹکی نہ رہے، تو ایسی گاڑی پر نماز درست نہیں خواہ وہ کھڑی ہو یا چل رہی ہو کھڑی ہونے کی صورت میں اس لئے کہ بالکلیہ استقرار علی الارض نہیں اس کا جوا جانور کی گردن پر ہے جانور زمین کے تابع نہیں دوسری صورت اس لیے کہ استقرار علی الارض قطعاً نہیں کوئی شخص کشتی پر سوار ہے یا بحری جہاز پر تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) کشتی چل نہیں رہی ہے اور زمین پر ٹکی ہے تو اس پر نماز بلا شبہہ درست ہے اور استقرار علی الارض بھی ہے اتحاد مکان بھی، کشتی چل رہی ہے اگر چہ زمین پر ٹکی ہے گھسٹتی ہوئی چلتی ہے کشتی سے اتر کر زمین پر نماز پڑھنا آسان

ہے تو کشتی پر نماز نہ ہوگی اس لئے کہ استقرار علی الارض نہیں رہا کشتی زمین سے ٹکی نہیں کھڑی ہے اور زمین پر نماز پڑھنا آسان ہے تو کشتی پر نماز نہ ہوگی اس لئے کہ استقرار علی الارض نہیں ہے کشتی زمین سے ٹکی نہیں ہے اور چل رہی ہے اور زمین پر اتر کر نماز پڑھنا آسان ہے یعنی اگر روک دی جائے تو بآسانی زمین پر اتر کر نماز پڑھ سکتا ہے تو بھی نماز درست نہیں اس لئے کہ استقرار علی الارض نہیں کشتی بیچ دریا میں ہے کہ اگر روکی جائے تو بھی اترنے کے بعد زمین نہ ملے گی پانی ہی پانی ہے اور پانی ڈوباؤ ہے اور یہ تیرنا نہیں جانتا تو کشتی پر نماز پڑھ لے اگر چہ کشتی زمین پر ٹکی نہ ہو" اس کے بعد تمامی کتب معتبرہ سے جزئیات نقل کر کے فرماتے ہیں کہ "Rail۔گاڑی اور بس اگر Plateform۔پر یا کہیں کھڑی ہے اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ نماز قضا ہو جائے گی تو چلتی ٹرین پر نماز پڑھ لے پھر اعادہ کرے اس لئے کہ ٹرین سے اترنا بآسانی ممکن ہے اور اترے گا تو نماز پڑھنے کے لائق زمین ملے گی مگر چلتی ٹرین سے اترنا ناممکن ہے مگر یہ دشواری سماوی نہیں خود بندوں کی طرف سے ہے، اس لئے چلتی ٹرین میں جو نمازیں پڑھیں ان کا اعادہ واجب ہے ہوائی جہاز اگر اڑے پھر کھڑا ہے تو ہوائی جہاز میں نماز صحیح ہے اور فضا میں پرواز کر رہا ہو تو بھی اس میں نماز درست ہے اس لئے کہ اگر ہوائی جہاز سے باہر آئے گا تو زمین نہیں ہوا میں آئے گا جہاں نماز پڑھنا ممکن نہیں جیسے کشتی اور پانی کی جہاز کا حکم ہے کہ اگر بیچ دریا میں ہو تو اگر چہ چل رہا ہے تو اس میں نماز درست ہے اس لئے کہ اگر کشتی اور بحری جہاز سے باہر آئے گا تو زمین نہیں ملے گی بلکہ پانی جس پر نماز پڑھنی ممکن نہیں ایسے ہی ہوائی جہاز ہے"

ان تفصیلات کی روشنی میں جب ہم آپ کے مذکورہ فتویٰ کا فقہی جائزہ لیں تو آپ کی خداداد ذہانت وفطانت اور حاضر دماغی اور بالغ نظری اور فقہ وافتا میں ژرف نگاہی اور وسعت مطالعہ اور جزئیات فقہ اور استنباط احکام واستخراج مسائل میں درک کامل کا بھرپور اندازہ واحساس ہوتا ہے اس لئے حدیث صحیح میں فرمایا گیا: "من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین" اللہ رب العزت جس بندے کے ساتھ خوب خوب بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو فقیہ بنا دیتا ہے۔ اور احکام شرعیہ اور مسائل دینیہ میں ایسا درک ورسوخ عطا فرماتا ہے کہ وہ بندہ باعث رشک ہو جاتا ہے یقیناً آپ نے اس مختصر فتویٰ مبارکہ میں جہاں ریل اور ہوائی جہاز میں نماز کی صحت وعدم صحت اعادہ اور عدم اعادہ کا حکم بیان فرمایا اور دونوں کے درمیان فرق واضح فرما کر امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا وہیں پر کتب فتاویٰ کی بکثرت فقہی عبارات وتصریحات کو ملحوظ خاطر رکھنے کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اسباب وعلل کی طرف اشارہ کیا گویا کہ فرما رہے ہیں کہ چلتی ٹرین میں دشواری، عذر، عذر سماوی نہیں بلکہ یہ دشواری وعذر خود بندوں کی طرف سے ہے لہٰذا دونوں میں نماز پڑھنے کا حکم جداگانہ ہے۔

بہر صورت اس فتویٰ کی ہر ہر سطر اور ہر ہر حرف سے آپ کی شان تفقہ وافتا میں مہارت وحذاقت کا ظہور تام ہوتا ہے اور آپ کی فقہی بصیرت کا پتہ چلتا ہے مزید آپ کے فتاویٰ میں حالات زمانہ کی رعایت اور ضرورت کے تحت دفع حرج کی ایک حسین تصویر بھی'' (ملخصاً از معارف مفتی اعظم)

خانوادۂ اشرفیہ ورضویہ سے محبت

حضرت علامہ یٰسین اختر صاحب مصباحی تحریر فرماتے ہیں: ''جودھ پور میں ایک موقع پر مجھ سے آپ فرمانے لگے کہ ایک بار میں تقریری پروگرام میں گجرات گیا وہاں منتظمین جلسہ نے مجھ سے پوچھا آپ اشرفی ہیں یا رضوی؟ میں نے جواب دیا کہ میں جتنا پکا اشرفی ہوں اتنا ہی پکا رضوی بھی ہوں بیک وقت اشرفی ورضوی دونوں ہوں'' اس میں کسی کو کوئی شبہہ نہیں کہ حضور مفتی اعظم راجستھا کے یہاں مشربی موجودہ اختلافات کی طرح اختلافات سے کوئی سروکار نہ تھا آپ ایک طرف جہاں خانوادۂ رضویہ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے وہیں دوسری طرف خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کو بھی اپنی محبتوں سے نوازتے اور بزرگوں کے فیض سے مستفیض ہوتے ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب نے حضور مفتی صاحب قبلہ سے عریضہ پیش کیا کہ حضور امام اہلسنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں! جیسے ہی آپ نے امام اہلسنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت کے مبارک نام کو سنتے ہیں تو رخ زیبا سے خوشی کے آبشار پھوٹ پڑتے ہیں'' یوں لب کشائی فرماتے ہیں میاں! اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت ہی تھے۔ مجدد اعظم سیدنا الشاہ امام احمد رضا کو خدائے ذوالمنن نے بے پناہ فضل وکمال تبحر علمی فقاہت، زہد وتقویٰ اور دیگر اعلیٰ اوصاف حمیدہ سے متصف فرمایا تھا جس وقت جس ماحول میں آپ نے آنکھیں کھولیں اس وقت حالات بہت ابتر اور ناگفتہ بہ تھے، ہر طرف دیو بندیت نجدیت ووہابیت اور دیگر فرقہائے باطلہ کا پہرہ تھا، ہر چہار جانب سے عقائد ومعمولاتِ اہلسنت پر حملہ کیا جا رہا تھا، شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخیاں کی جا رہی تھیں ہر طرف اختلاف وانتشار کا بازار گرم تھا پھر ارشاد فرمایا ''ہر فرعون را موسیٰ است'' آپ نے عہد کے نو پید مسائل کا دلائل وبراہین سے مزین فتاویٰ شائع فرما کر اور کتب تصنیف فرما کر جواب دیا اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا اور قوم وملت کا شیرازہ منتشر ہونے سے بچا لیا اور یہ پیغام عمل دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں تھوڑی سی بھی گستاخی کرنے والا خارج از اسلام اور آپ سے محبت ہی جان وایمان کی اصل ہے'' آگے حضور مفتی صاحب قبلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''آپ کا کوئی فعل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ جب آرام فرماتے تھے تو لفظ محمد کا نقشہ بنا کر آرام فرماتے تھے ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کے مظہر اتم تھے، اتنے عاشق رسول تھے جب کوئی حاجی حج کر کے واپس آتا

تو ارشاد فرماتے کیا دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی؟ اگر جواب ہاں میں ہوتا تو کھڑے ہو کر مصافحہ و معانقہ فرماتے اور حاجی صاحب کے ہاتھ چوم لیتے پھر فرماتے یہ وہ ہاتھ ہیں جو دربار محبوب سے مشرف ہو کر آئے ہیں اور اگر نا میں جواب ملتا تو چہرۂ انور پھیر لیتے ایک مرتبہ ایک حاجی صاحب حج کر کے واپس بارگاہ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہوئے تو آپ نے وہی سوال دوہرایا حاجی صاحب نے جواب میں کہا کہ مدینہ منورہ میں صرف دو ہی دن قیام رہا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہاں کی دو گھڑیاں مل جائیں تو بہت بڑی خوش نصیبی ہے"۔

جب حضور تاج الشریعہ کے سلسلے میں حضور مفتی اعظم راجستھان صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "میاں! اللہ رب العزت نے حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری مدظلہ العالی کو بے شمار فضائل محاسن اور مناقبت جلیلہ سے نوازا ہے میں آپ کے علم و فضل، جزم واتقا۔ تصنیفی، فقہی اور تبلیغی خدمات سے بہت متاثر ہوں عربی ادب میں آپ حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا خان قادری قدس سرہ السامی کے پرتو ہیں نیز حضور امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا آپ پر خصوصی فیضان ہے جس کی واضح نظیر یہ ہے کہ ایشیا و یورپ کی بلند آہنگ چوٹیوں پر آپ کی عظمتوں کے پرچم لہرا رہے رہیں اور آپ کی علمی جلالت وشخصی وجاہت کے آگے بڑے بڑے کے سر خمیدہ نظر آتے ہیں"

اور جب حضور محدث اعظم کے سلسلہ میں آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "سیدی سندی حضور محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ علم فضل کے بحر ناپید کنار۔ زہد وورع میں اپنی مثال آپ تھے خداوند قدوس نے قبلہ موصوف کو بہت سے فضائل ومحاسن اور مناقب سے متصف فرمایا تھا۔ آپ کی بارعب اور پرکشش علمی شخصیت کے سامنے تمامی اہل خرد اپنی جبین عقیدت کو آپ کی بارگاہ میں خم کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ کسی کو آپ سے آنکھ سے آنکھ ملا کر بات کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی آپ "الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" کے مظہر تھے۔ جودھپور میں جب آپ تشریف لائے تو آپ نے مسئلہ عبادت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن واحادیث اور تفاسیر کی روشنی میں مسلسل چار، پانچ، گھنٹے تقریر فرمائی اور آپ نے اپنی اس لاجواب و بے مثال تقریر سے عوام کے تمام شکوک وشبہات کو دور کر دیا نیز حضور سید نعیم اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: میاں! حضرت علامہ سید نعیم اشرف صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی کے ساتھ ستودہ صفات بے پناہ اور صاف زہد وورع صدق وصفا جیسی صفات سے متصف فرمایا تھا میں جہاں پر نعیم میاں صاحب سے علمی اعتبار سے متاثر ہوں وہیں پر آپ کے زہد وورع، تقویٰ شعاری، خردنوازی، تواضع وانکسار سے بہت زیادہ متاثر ہوں مفتی

صاحب قبلہ مزید فرماتے ہیں کہ ایک تو سید زادے ہیں اس لئے آپ کا ادب واحترام میرے دل میں بہت زیادہ دوسرے آپ بہت بڑے مفتی وپرہیزگار وتقویٰ شعار بااخلاق ہیں (ملخصاً از معارف مفتی اعظم راجستھان)

مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت

کسی بھی فکرونظر، مذہب ومسلک کی نشرواشاعت کے لئے اسباب وعلل کے استحکام کی سخت ضرورت ہوتی ہے، دیوانگی کی حدتک اس سے لگانا چاہئے، جزبات کا سہارا لے کرقدم بڑھانے میں اضطراب کا خدشہ ہوا کرتا ہے اوراچھی خاصی عمارت تباہ وبرباد ہوجایا کرتی ہے۔لیکن ذرائع ابلاغ کی پائے داری اور ذوق وشوق صبروتحمل عزم وارادہ کی پختگی سے کام مستحکم ہوجاتا ہے۔

چنانچہ حضور مفتی اعظم راجستھان جب بحیثیت صدرالمدرسین مدرسہ اسحاقیہ جودھپور میں تشریف لائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت کے لئے اسی کو مرکز بنایا تو حالات وحوادث کی تیز آندھیوں سے گزرکر پائے استقلال میں لغزش ولرزیدگی آنے سے محتاط رکھا۔گاؤں گاؤں شہرشہر چل کر وعظ وخطابت سے لوگوں کے قلوب و اذہان کو مسلک اعلیٰ حضرت کی جانب موڑا اور جہاں بھی نذرونیاز ملتا رہا اس کو بھی صرف مسلک کی اشاعت کے لئے مدرسے کے فلاح وبہبود میں خرچ کرتے رہے دین وسنت کی تبلیغ ہوتی رہی روحانی فرزندوں کے قافلے راجستھان کے طول وعرض میں پھیلتے رہے یہاں تک کہ راجستھان میں مسلک اعلیٰ حضرت کا بول بالا ہوگیا اب تو عالم یہ ہے کہ جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے۔

آپ نے جان کی بازی لگا کر مدرسہ اسحاقیہ کو دارالعلوم اسحاقیہ کی شکل دی اور ایسا مرکز بنایا کہ جس کے اردگرد راجستھان کے سنی مدارس عربیہ گردش کرتے ہیں اور ہرفرد اپنا دینی مرکز تسلیم کرتا ہے دین کی ترویج واشاعت کا عظیم قلعہ تعمیر فرمایا جس سے سنیت کا بول بالا اور مسلک امام احمد رضا کی کما حقہ اشاعت ہوئی ہو۔

آپ ایک جلسہ کے بیان میں فرماتے کہ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو اعلیٰ حضرت کی کتابوں بالخصوص تمہید ایمان کا مطالعہ کرائیں۔دیکھو مولانا حشمت علی لکھنوی اسی کتاب کو پڑھ کر شیر بیشۂ اہلسنت بن گئے اور اعلیٰ حضرت کی تصنیفات کا ذکر جمیل فرماتے ہوئے کہتے ہیں میاں! یہ اعلیٰ حضرت کی وہی کتابوں کا صدقہ ہے کہ دہلی میں ایک دیوبندی مولوی نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان زندہ ہیں اور اشرف علی مرگئے۔

(مفتی اعظم راجستھان ص: ۱۱۴)

مذکورہ اقتباس کو بار بار پڑھیں اور اندازہ کریں کہ مسلک اعلیٰ حضرت کی تراویج واشاعت کو مفتی اعظم

راجستھان نے اپنے کردار و عمل کا جز لاینفک بنایا ہے!۔

راجستھان کے مذہبی انقلابات اور مفتی اعظم راجستھان

مفتی اعظم راجستھان کے مذہبی انقلابات کے تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں ہے ہر چند کہ مرکزی جگہوں کا تجربہ کیا جاتا ہے جس سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔حضرت مولانا عبد المالک مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں کہ جودھپور جو راجستھان کی راجدھانی ہے جے پور کے بعد سب سے بڑا شہر ہے جسے مفتی صاحب قبلہ کی مستقل قیام گاہ ہونے کی سعادت حاصل ہے اس کے مذہبی احوال و کوائف پر روشنی ڈالتے ہوئے مفتی شاہد علی مصباحی لکھتے ہیں‘‘اس وقت جودھ پور تقریباً اپنی آبادی کے اعتبار سے صوبہ راجستھان کا دوسرا بڑا شہر ہے ایک اندازہ کے مطابق اس کی آبادی تقریباً 000.00.12 جس میں تقریباً 000.00.2 سے زائد مسلم آبادی ہے اس سے قبل یہاں کوئی دینی درسگاہ نہ تھی جس طرح راجستھان کا اکثر حصہ کاشت کاری کے اعتبار سے بنجر کہا جاتا ہے اسی طرح علم کے اعتبار سے بھی یہ پورا صوبہ بنجر زمین کی مانند تھا۔عید وغیرہ کی خوشیوں میں ہندو بھی شریک ہوتے غرض کی مسلمان اسلام سے بڑی حد تک بے خبر ہو چکے تھے اور بری طرح ہندو تہذیب و تمدن میں ڈھل چکے تھے۔(معارف مفتی اعظم راجستھان ص:۴۶۰)

۱۹۹۳ء اور بیکانیر کی حالت،ماہنامہ حجاز کے آفس میں حضرت مولانا عبد المالک مصباحی اور حضرت علامہ یٰسین اختر صاحب قبلہ تشریف فرما تھے کہ اسی درمیان ایک کشمیری نوجوان آیا اور علامہ یٰسین اختر مصباحی کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا حضرت ”علم و عرفان کے اس چکا چوند زمانے میں بھی راجستھان کی مذہبی حالت بڑی دگرگوں ناگفتہ بہ ہے ابھی چند دنوں پہلے india today میں ایک نیوز آئی تھی جس میں رپوٹر نے لکھا ہے کہ صوبہ راجستھان کے ضلع بیکانیر کے فلاں فلاں گاؤں گیا ان گاؤں میں ہندو مسلم دونوں قومیں آباد ہیں وہاں کے مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے جب کوئی مرجاتا ہے تو انہیں مٹی کھود کر قبر میں ڈال دیتے ہیں اور ان میں جب کسی کی شادی ہوتی تو کسی مولوی کو بلا کر نکاح پڑھوا دیتے ہیں ان دونوں باتوں کے علاوہ اور کوئی بات مسلمان کی سی نہیں (معارف مفتی اعظم،ص:۴۶۱)

ناگور شریف

ایک زمانہ تھا کہ ناگور شریف جس کو سلطان الہند عطاے رسول حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کے خلیفہ ثانی سلطان التارکین محبوب العارفین حضرت صوفی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ کی آرام گاہ ہونے کا شرف

حاصل ہے حضرت صوفی علیہ الرحمہ کے قدوم میمنت لزوم کی برکتوں سے پورا شہر انوار تجلیات کا مرکز اور رشد وہدایت کا سرچشمہ بنا ہوا تھا جس کی نورافشاں اور ضیا بار شعاؤں سے گردونواح کی تمام بستیاں منور ومجلی تھیں اور اردگرد کے باشندے اپنے مرکز عقیدت کے چشمہ شیریں سے ایمان وعقیدہ کی دنیا سرسبز وشاداب کررہے تھے مگر وقت کی ستم ظریفی کو کیا کہئے کہ امتداد زمانہ اور گردش لیل ونہار کی سیاہ نحوستوں نے اس علاقہ کو بھی اپنے تیرو تاریک ماحول مین رفتہ رفتہ لے لیا اور اسلامی امتیازات مٹنے لگے، مذہبی تشخصات ناپید ہونے لگے، لادینیت وبد مذہبیت اپنے پنجے جمانے میں کامیابی کی منزلین طے کرنے لگی یہاں تک کہ نصف صدی قبل شہر کے قرب وجوار کے علاقوں کی مذہبی حالات اتنے ابتر ہونے لگے اسلامی رسم ورواج کا وجود بھی ختم ہو چکا تھا، نصف صدی قبل اس آبادی میں جہالت کی مسموم ہوا چل رہی تھی، اسلامی فکر ومزاج کا کوئی سامان نہیں تھا صلح کلیت اور بدعقیدگی اپنے بدبختی کے ڈورے یہاں کے سادہ دل لوگ مسلمان پر ڈال رہے تھے، لوگ اسلامی روایات سے کوسوں دور جاچکے تھے نیز راجستھان کی مذہبی حالت پر عمومی تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہد لکھتے ہیں ''اس کے علاوہ خود راجستھان کے اکثر دیہاتی مسلمانوں کی داخلی حالت اور انکی مذہبی اور معاشرتی خستہ حالی کا عالم یہ تھا کہ کوئی شخص اگر انتقال کرجاتا تو اس کی نماز جنازہ پڑھانے والا مشکل سے ملتا اور اگر کوئی ملتا بھی تو خدا خدا کرکے نماز جنازہ ہوتی ورنہ وہ جنازہ کئی دنوں تک چارپائی کی زینت بنا رہتا ہے یا بغیر جنازہ کے دفن کردیا جاتا اس پر طرفہ یہ کہ مرنے والا تو مرجاتا لیکن اس کے گھر کئی لوگوں کا دستہ چالیس دن تک گریہ وماتم کرتا اور انواع واقسام کے کھانے کھاتے لوگ دینی علوم سے اس قدر دور تھے کہ بعضوں کو تو کلمہ بھی نہیں آتا تھا نماز تو کجا؟ نکاح کے وقت مہر صرف ڈھائی یا تین ہی روپیہ مقرر کرتے۔ (مفتی اعظم راجستھان، ص ۱۲۶، ۱۲۷)

مذکورہ حالات پر نظر ڈالنے سے ماضی میں راجستھانی مسلمانوں کی دینی ومذہبی شعور کا اندازہ لگانا بہت ہی آسان ہے ایسے ماحول میں اور دین سے ناآشنا دور میں ۱۹۴۵ء پالی شہر میں ایک امام اور مدرس کی حیثیت سے مفتی اعظم راجستھان کی تشریف آوری ہوئی مگر مشیت ایزدی کو آپ سے راجستھان میں کوئی غیر معمولی اور عظیم کارنامہ لینا تھا اس لئے حالات کچھ ایسے بیدار ہوئے کی صرف دوسال کی قلیل مدت میں آپ پالی سے اپنے دولت کدہ شیونالی ضلع مراد آباد چلے گئے پھر وہاں سے ۱۹۴۸ء میں بحیثیت صدر المدرسین دار العلوم اسحاقیہ جودھ پور میں آئے اور یہیں کے ہوکر رہ گئے۔

دار العلوم اسحاقیہ پستی کے انتہا کو پہنچ کر مکتب کی صورت اختیار کرچکا تھا آپ نے بڑی دل سوزی وجگر کاری اور

محنت ومشقت سے اس کی آبیاری کی اور دوبارہ اس رونق وبہجت میں چار چاند لگائے یہاں تک کہ اسے ترقی کے بام عروج پر پہونچا کر اہل راجستھان کے دلوں کے دھڑکن اور عقیدت کا مرکز بنادیا۔

دعوت وتبلیغ

عوام الناس کی اصلاح ودرستگی، رشد وہدایت، طہارت وپاکیزگی اور رہبری ورہنمائی کے لئے وعظ تقریر اور دعوت وتبلیغ ایک ایسا مفید ذریعہ ہے جس کی افادیت سے کسی زمانہ میں بھی کسی باشعور انسان کو انکار نہ رہا ابتدائے اسلام سے ہی اسلام کی نشر واشاعت میں اس کا اہم کردار رہا ہے۔ پھر بھلا مفتی اعظم رضی المولیٰ عنہ جیسے بیدار مغز، حساس وبشاش اس سے کیونکر صرف نظر کرسکتا ہے اس لئے آپ نے اس کا سہارا لے کر قرآن کی تعلیمات اور سنت نبوی کے پیغامات کو عام کرنے کا لائحۂ عمل تیار کیا اس سلسلہ میں آپ نے راجستھان کے گوشہ گوشہ کا دورا کیا جہاں جاتے دین کی تبلیغ اور سنت کی دعوت مطمح نظر رکھتے خوشی ومسرت کے موقع پر بھی لوگوں کو دین پر گامزن رہنے کی تلقین کرتے اور غم واندوہ کی محفل میں صبر وسکون کا دامن تھامنے کی تاکید فرماتے گویا دین کی پاسداری اور مذہب کی تعلیم کا جذبہ ہر لحہ ملحوظ نظر ہوتا، آپ مجمع سے لے کر خصوصی مجلسوں تک اپنے اعمال واقوال وافعال گفتار وکردار سے دعوت کا حق ادا کرتے رہتے یقینا یہ انہیں جانفشانیوں اور زہر گدازیوں کا نتیجہ ہے کہ آپ کی وجہ سے تقریباً ''۵۰ رسال کے عرصہ میں پورا ریگستان علم وہنر تہذیب وتمدن کا حسین گلستاں نظر آنے لگا۔ آپ نے اپنے عملی کاوشوں کے انقلاب میں کتنے خوبصورت گل کھلائے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباس سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے

''شیرانی آباد حضور مفتی اعظم راجستھان کی آمد سے پہلے چار الگ الگ ڈھانیوں پر مشتمل ایک ہی آبادی تھی لیکن کسی بھی ڈھانی میں قوم وملت کے نونہالوں کو زیر تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مکتب نہ تھا اور ان ڈھانیوں کے نام بھی جاہلانہ تھے حضرت نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ ان چاروں ڈھانیوں ''محلوں'' میں مکاتب قائم کیں اور ان کے جاہلانہ نام ہٹا کر اسلامی نام رکھا جیسے (۱) چھاپڑا ڈھانی کو، صوفیہ محلہ (۲) نئی ڈھانی، کو نوری محلہ (۳) اونچلی ڈھانی کو، نجمیہ محلہ (۴) کمراؤ ڈھانی کو، غوثیہ سے موسوم کر کے پھر سے راجستھان کی دھرتی کو اسلامی طرز وادا کی ایک خوبصورت منزل کی طرف گامزن کیا۔ (معارف، ص، ۴۶۵)

حضور مفتی اعظم راجستھان کی شخصیت تاریخ ساز اور انقلاب آفریں شخصیت ہے، آندھیوں کی زد پر چراغ جلانا، بادمخالف کا مسکراتے ہوئے استقبال کرنا، مصائب وآلام کی روح فرسا وادیوں سے خندہ پیشانیوں کے ساتھ گزرنا، دین وسنیت کی ترویج واشاعت کے لیے ہمہ تن ہر وقت تیار رہنا اور مذہب وملت کی فروغ کے لیے لومۃ لائم

کی پرواہ کئے بغیر ہر جگہ حاضر رہنا آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔

نجدی امام کا بائیکاٹ

جہاں پر آپ نے ہر چہار جانب مسلک حقہ مسلک اہلسنت و جماعت ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کی جلوہ گری کی چراغ جلا کر لاتعداد لوگوں کے قلوب واذہان منور و مجلی کیا وہیں پر آپ نے بدمذہبوں اور گستاخان رسول اللہ ﷺ سے ہمیشہ دور رہنے کی تعلیم بھی دیکر خوب خوب احقاق حق اور ابطال باطل فرمایا آپ نے ہمیشہ اپنے کردار و عمل اور تصلب فی الدین کے ذریعہ لوگوں کو روشناس کرایا کہ نجدی وہابی کی اقتدا میں ہرگز ہرگز نماز درست نہیں بلکہ ناجائز و باطل اسی طرح جب آپ رضی المولیٰ عنہ زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں چونکہ فی الوقت نجدی حکومت کا تسلط تھا اور پورے سعودی عرب پر انہیں ظالموں کی حکمرانی تھی اسی لئے ہر مسجد میں انہیں کے ائمہ متعین تھے حضور مفتی صاحب قبلہ جب تک حرمین شریفین میں رہے کبھی بھی نجدی امام کے پیچھے نماز ادا نہ فرمائی پتہ چلا کہ حرمین طیبین کی سرزمین پر بھی آپ رشد و ہدایت کے چراغ بن کر رہے اور آپ نے اپنے عمل و کردار اور تصلب فی الدین کے ذریعہ ہمیشہ نجدی امام کا بائکاٹ کیا۔

اتحاد کا داعیٔ اعظم اپنے مکتوبات کی روشنی میں

حضور مفتی اعظم راجستھان بنام عوام اہل سنت کے رفع اختلاف کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سنی تبلیغی جماعت راجستھان نے اپنی حالیہ میٹنگ میں سنیوں کے موجودہ اختلاف وانتشار کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ حضور مخدوم گرامی وقار شیخ الاسلام، حضرت علامہ مدنی میاں دام مجدہ العالی والنورانی اور جانشین مفتی اعظم ہند وارث علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ کی ایک میٹنگ جدید بلڈنگ دار العلوم اسحاقیہ جودھپور میں رکھی جائے اور ٹی وی سے متعلق متفقہ فیصلہ کر کے شائع کیا جائے اس سلسلہ میں تاریخ کا تعین ہونے کے بعد آپ کو بھی دعوت نامہ پیش کیا جائے گا۔ براہ کرم سنیت کی خاطر اس دعوت نامہ کو قبول فرمائیں! اور اپنے مفید مشوروں سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ جو دعوت نامہ ہم نے دونوں حضرات کو بھیجا ہے اس کی فوٹو کاپی ہمارے پاس موجود ہے اس میٹنگ میں شرکت کے لئے آمد و رفت کا جو کچھ خرچ ہوگا سنی تبلیغی جماعت باسنی برداشت کرے گی''۔

اکابرین امت کی بارگاہ میں دعوت اتحاد کا حسین نظارہ

حضور مفتی اعظم راجستھان لکھتے ہیں:

''بخدمت گرامی حضور شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں جیلانی اشرفی و جانشین حضور مفتی اعظم ہند

حضور علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ رضوی دام مجدہ العالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعدہ عریضہ پیش خدمت ہے کہ قصبہ ضلع ناگور شریف راجستھان کے مختلف علما و دانشوران کی ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا کہ ویڈیو کے مسئلہ کو لے کر سواد اعظم جماعت اہل سنت اس وقت دو حصوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔

اس پر غور وخوض کیا گیا تو تمامی علمائے اہل سنت و دانشوران ملت نے باتفاق رائے یہ فیصلہ لیا کہ کچھ صاحب بصیرت ومخلص حضرات مل کر اس فرعی اختلاف کو ختم کرائیں اور آپ دونوں حضرات کو ایک جگہ جمع کر کے اس مسئلہ میں متفقہ فیصلہ شائع کیا جائے تاکہ اختلاف کو جلد از جلد رفع کیا جا سکے لہٰذا مندرجہ ذیل تین اصحاب کو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا۔

۱۔ پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت مولانا سید محمد نعیم اشرف صاحب قبلہ سجادہ نشیں آستانہ عالیہ قادریہ اشرفیہ احمدیہ جائس ضلع رائے بریلی یوپی۔

۲۔ حضرت علامہ قبلہ حضور مفتی اعظم راجستھان محمد اشفاق حسین صاحب قبلہ دام مجدہ العالی والنورانی صدر مدرس دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان۔

۳۔ حضرت علامہ ومولانا ظہور احمد صاحب قبلہ اشرفی قائد اہل سنت وسربراہ آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان کو اس پاکیزہ مقصد کے تحت سنی تبلیغی جماعت نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مقام میٹنگ ومجلس جدید بلڈنگ دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان میں رکھی جائے جس میں آپ دونوں مخدوم زادے اور دیگر چند مشائخ و علما جمع ہو کر اس نزاعی مسئلہ پر غور فرما کر ترجیحی اقوال کی روشنی میں اختلاف کو ہمیشہ ہمیش کے لئے حل فرمائیں تاکہ علمائے اہل سنت ہمیشہ کی طرح شیر وشکر رہ کر سنیت کو فروغ دیں! آپ براہ کرم دو ماہ کا وقفہ دے کر تاریخ کا تعین فرما کر جلد از جلد مطلع فرمائیں تاکہ دونوں کی تاریخ کو ایک دوسرے سے رابطہ کر کے متعینہ تاریخ سے مطلع کیا جائے۔ درج ذیل مشائخ گرامی کو بھی دعوت دی جائے گی۔

۱۔ مجاہد دوراں حضرت علامہ ومولانا سید مظفر حسین صاحب قبلہ اشرفی جیلانی دام فیوضہم العالی سابق ایم پی کچھوچھہ مقدسہ

۲۔ پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ ومولانا حضور احسن العلماء سید حسن میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین مارہرہ مقدسہ

۳۔ حضرت مخدوم گرامی وقار علامہ تحسین رضا خاں صاحب قبلہ بریلی شریف یو پی

۴۔ حضرت علامہ و مولانا مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی ضلع مئو یو۔ پی

۵۔ پیر طریقت رہبر راہ شریعت صاحب سجادہ سرکار کلاں حضرت علامہ سید مختار اشرف کچھوچھوی صاحب قبلہ جیلانی اشرفی کچھوچھہ مقدسہ

۶۔ رئیس القلم مناظر اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ صدر ورلڈ اسلامک مشن لندن

نوٹ: جودھ پور میں جو بھی گفتگو ہوگی موجودہ فضائے مکدر کو مبدل بلطف واحترام کرنے کی مخلصانہ کوشش کے سوا کچھ نہیں دونوں محترم خانوادے جیسے ایک جان وقلب رہے ہیں ویسے ہی خوشگوار حالات کو واپس لانا ہے آپ اور جملہ مشائخ عظام وعلمائے کرام کے زادراہ وغیرہ کا خرچ سنی تبلیغی جماعت باسنی راجستھان برداشت کرے گی تاریخ کا تعین اس طرح کیا جائے کہ ضرورت پڑنے پر ۲/ ۳ دن اضافہ کیا جا سکے"

رفع اختلاف کے لئے ایک بورڈ کی تشکیل

آپ رضی المولیٰ عنہ ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت علامہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صاحب قبلہ

امید ہے کہ مزاج عالی شریف بخیر وعافیت ہوں گے:

ان شاء اللہ المولیٰ العزیز صلح بورڈ کا ایک وفد ۲۷ / جون ۱۹۹۷ء جودہلی سے روانہ ہو کر ۲۸ / جون کو بوقت صبح بنارس اور وہاں سے بذریعہ کار گھوسی فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر حاضری دے کر مبارکپور آپ کی خدمت میں پہنچے گا بعدہ بارگاہ امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت بریلی شریف عرس رضوی شریف میں حاضر ہوگا میں خود بھی ان شاء اللہ عرس رضوی شریف میں حاضر ہوں گا۔

فی الحال وفد میں دو نفس ہیں: ا۔ عزیزی قدر مولانا ابوبکر صاحب قبلہ اشرفی باسنی وعزیزی مولانا محمد خان صاحب رضوی نائب صدر المدرسین دار العلوم اسحاقیہ جودھ پور بقیہ کی کوشش جاری ہے۔

حضرت محترم بمصداق "انظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال" بھرپور توجہ فرما کر اس انتشار کو ختم کرنے کے لئے رہنما اصول مرتب فرمائیں عین نوازش ہوگی، کرم ہوگا۔

حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں اب اس مرض کے علاج کی سخت ضرورت ہے، میں خود بھی حاضر بارگاہ ہوتا مگر جسمانی کمزوری نے اجازت نہیں دی، بعدہ ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ خوش گوار موسم میں حاضر ہوں گا۔"

رفع اختلاف کی جانب ایک اور حسین پیش رفت

مشربی اختلاف کو رفع کرنے کی غرض سے آپ ایک اور تاریخ ساز قدم اٹھاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

مکرمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج عالی مرتبت بخیر و عافیت ہوں گے!

لندن، گجرات، باسنی اور ناگور شریف کے محبین کے پرزور اصرار پر سنیوں کے مابین پچھلے چند سالوں سے رونما اختلاف کو رفع کرنے کے لئے ایک بار اور میں نے مراسلۃً کوشش کی ہے "الحمدللہ علی منہ"بعض جوبات بڑے ہی امید افزاں موصول ہوئے بعد از مشورہ بعض مخلصین کی رائے کے تحت متعلقہ حضرات سے روبرو گفتگو کرکے تصفیہ کی راہ کا تعین کرنے کے لئے اپنے معتمدین میں سے چند حضرات پر مشتمل ایک بورڈ کی تشکیل دی گئی۔

آپ کی دیرینہ قلبی جذبات وتدبر وللٰہیت پر اعتماد کرتے ہوئے بغیر آپ کے مشورہ کے میں نے آپ کا نام بورڈ میں شامل کرلیا ہے اور امید واثق ہے کہ آپ اس کو قبول فرما کر ملت کو مشکور اور مجھے ممنون فرمائیں گے۔ بورڈ کے معزز ممبران متعلقہ حضرات سے بالمشافہہ بات چیت کروں گا ان شاء اللہ القدیر حل کی کوئی سبیل نکل آئے گی۔

بورڈ کے ممبران حضرات:

۱۔ حضرت علامہ و مولانا محمد یٰسین اختر صاحب قبلہ مصباحی دہلی۔

۲۔ حضرت مولانا ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب قبلہ شرر مصباحی دہلی۔

۳۔ حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان۔

۴۔ حضرت مولانا مفتی شیر محمد خان صاحب قبلہ رضوی ناظم تعلیمات دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور راجستھان۔

۵۔ حضرت مولانا ابوبکر صاحب قبلہ اشرفی باسنی ناگور شریف راجستھان۔

۶۔ حضرت مولانا اکبر علی صاحب قبلہ رضوی گجراتی دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور راجستھان۔

۷۔ حضرت مولانا سید محمد سلیم صاحب قبلہ رضوی قادری صدر مدرس دارالعلوم انوار خواجہ جام نگر گجرات۔

مفتی اعظم راجستھان مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں

حضور مفتی اعظم راجستھان عاشقان خانوادہ رضا کے دیدار جانشین رضا کی پیاس بجھانے کے لئے حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ گہربار میں جبین نیاز خم کرتے ہوئے جلسہ دارالعلوم اسحاقیہ میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے یوں

عریضہ پیش کرتے ہیں:

حضور سیدی و مولائی حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج عالی مرتبت بخیر و عافیت ہوں گے۔

حاصل رقعہ ہذا، امید ہے کہ عبدالشکور مرید حضور والا حاضر خدمت ہو رہے ہیں ان کو صرف اس لئے روانہ کر رہا ہوں کہ دارالعلوم اسحاقیہ کے جلسہ میں حضور والا شرکت فرما کر احسان عظیم فرمائیں عین نوازش ہوگی، کرم ہوگا۔

کم از کم ۳۰ رستمبر کے اجلاس میں شرکت فرمائیں تمام مریدین اہل سنت حضور کے بے حد مشتاق ہیں اور مجھ پر برابر زور ڈالا جا رہا ہے کہ حضور والا تشریف لائیں۔

اصاغر نوازی

ایک مرتبہ سجان گڑھ راجستھان میں بد مذہب اور جماعت اہل سنت کے درمیان مناظرہ ہوا سواد اعظم اہل سنت و جماعت کی فتح ہوئی جس کی مبارکبادی پیش کرتے ہوئے اصاغر کی یوں حوصلہ افزائی فرماتے ہیں:

''عزیزان گرامی قدر! جناب مولانا عبدالقدوس صاحب قبلہ مصباحی و مولانا صوفی امان اللہ صاحب رضوی، مولانا محبوب حسین صاحب رضوی، مولانا رفیع الدین صاحب قبلہ رضوی و مولانا رحمت اللہ صاحب قبلہ رضوی و مولانا طفیل احمد صاحب قبلہ رضوی۔ ادام اللہ علی رؤسنا و رؤ سکم ظل النبی الامی عالم ما کان و مایکون ﷺ سلمکم اللہ تعالیٰ بجاہ النبی ﷺ و آلہ و صحبہ و بارك وسلم۔ مناظرہ سجان گڑھ میں فتح کا مژدہ جانفزاں لے کر سید عبد اللہ پہنچے الحمد للہ احسانہ و کرمہ صلی اللہ علی النبی الامی عالم ما کان و ما یکون صلاۃ و سلاما علیك یا رسول اللہ و بارك وسلم اس پرمسرت موقع پر میں اپنی اور تمام اساتذہ طلبہ دارالعلوم کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور انعام میں کتاب ''فیصلہ حق و باطل'' بھیج رہا ہوں نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کو دینا اور کچھ بغیر نام کے ہیں وہ جن کو مناسب سمجھیں دینا۔ اور یہ انعام جلسہ میں تقسیم کرنا اس نوید مسرت کو سن کر کس قدر فرحت و شادمانی حاصل ہوئی وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کے علم و عمر و اقبال میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے! آمین بجاہ حبیبہ علیہ التحیۃ والثناء اور ایسی کامیابی و کامرانی بار بار نصیب ہو!

سرزمین سجان گڑھ میں وہابیت کو آپ صاحبان نے شکست فاش دے کر ذلت و رسوائی کے گہرے غار میں ڈال دیا۔ الحق یعلو و لا یعلیٰ کا بے مثال مظاہرہ ہے۔

حضرت مولانا اظہار اشرف صاحب آج تشریف لاتے ہیں اور منگل کی صبح احمد آباد کے لئے روانہ ہو رہے ہیں موصوف بھی بعد سلام مبارکباد دیتے ہیں اور صاحبان کے لئے دعا کرتے ہیں عزیزان سید احمد علی صاحب و شاکر سلمہا اللہ تعالیٰ کو بہت بہت دعا و سلام۔ محمد اشفاق حسین نعیمی

مفتیٔ اعظم امر و نہی کے عملی پیکر جمیل

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے جن پانچ اوصاف کو امر و نہی کے لئے لازم قرار دیا ہے اس کے تناظر میں جب ہم حضور مفتی اعظم راجستھان کو دیکھتے ہیں تو یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ اوصاف و کمالات بلاشبہ آپ کو رب کائنات کے خزانہ فضل و کرم سے عنایت ہوئے ہیں چنانچہ پہلا وصف صاحب علم ہونا ہے، ماشاء اللہ آپ کے علم کا کیا پوچھنا آپ کو جب درسگاہی مدرس کی حیثیت سے دیکھا گیا تو ایک مدرسہ کی چھوٹی سی درسگاہ میں بیٹھ کر علم و حکمت کے قیمتی جوہرات لٹانے والے بادشاہ نظر آئے، جب آپ کو خطابت کی دنیا میں بحیثیت خطیب دیکھا گیا تو طاقت لسانی اور انداز تکلم دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مروجہ فن خطابت کا موجد اپنے ایجاد کردہ فن کے جواہر پارے لٹا رہا ہے، جب آپ کو قلمی دنیا میں دیکھا گیا تو مثل رئیس القلم بادشاہ تحریر نظر آئے، جب آپ کو مناظرہ کی دنیا میں متکلم کی حیثیت سے دیکھا گیا تو آپ علم کلام کے امام نظر آئے ہیں حضرت مفتی اختر حسین علیمی صاحب قبلہ لکھتے ہیں کہ ''حضور مفتی اعظم راجستھان عمل کے ساتھ علمی اعتبار سے ایک عظیم مقام و مرتبہ پر فائز تھے یوں تو آپ علوم متداولہ متعارفہ میں ایک طرح سے آپ کو منصب امامت حاصل تھا لیکن تاریخ، حدیث، اور فقہ آپ کی سرشت میں داخل تھی ''منزل امر و نہی میں ایک دولت خلوص وللّٰہیت کی ہوتی ہے بحمدہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ پیکر اخلاص ہیں جو بھی قدم اٹھاتے رضائے مولیٰ و مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہی اٹھاتے ہیں چنانچہ علامہ مذکور لکھتے ہیں'' آپ نے عمل کے جس میدان میں قدم رکھا اس میں رضائے الٰہی کو مقدم رکھا اسی لئے آپ ہر عملی میدان میں کامیابی و کامرانی سے سرفراز ہوئے اور مشکل سے مشکل ترین موڑ پر بھی کامیابی آپ کے قدم چومتی رہی، آج صوبہ راجستھان کے سنی مسلمانوں میں یکجہتی باہمی ایثار و قربانی کا جذبہ اخوت و محبت کی جو ہریالی پائی جاتی ہے یہ اسی مرد قلندر کے اعمال مخلصہ کے نتائج ہیں'' اسی طرح آپ کے اندر صبر و تحمل، حکمت و بردباری شفقت و مہربانی، طہارت و پاکیزگی اور دیگر تمام تر خوبیاں پائی جاتی ہیں جو ایک مبلغ سنت و شریعت کا فریضہ انجام دینے والے کے لئے ضروری و لازمی ہوا کرتی ہے۔ عام طور سے امر بالمعروف کے سلسلہ میں آپ شدت اختیار فرمانے کے بجائے نرم خوئی کا مظاہرہ کرتے کیونکہ بسا اوقات شدت اختیار کرنے سے معاملہ سلجھنے کے بجائے اور الجھ جاتا ہے۔ علامہ موصوف ایک

جگہ اور لکھتے ہیں ''آپ کی ذات گرامی ان التقویٰ فوق الفتویٰ کا مظہر اتم اور صحیح مصداق تھی، فرائض وواجبات کے علاوہ سنت ومستحبات پر سختی سے عمل پیرا تھے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کرتے تھے۔

ان اقتباسات سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت مفتی صاحب قبلہ کے لئے منزل امرونہی کے جملہ ساز وسامان کو مہیا کردیا تھا اور آپ کو اس عظیم ذمہ داری نبھانے کا اہل بنایا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی حکمت بالغہ سے بے شمار افراد کے ایمان وعقائد کو سنوارا ہے اور ہزاروں گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم پر گامزن رہنے کا ہنر سکھایا اور بلاخوف لومۃ لائم نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا۔

خلفائے مفتیٔ اعظم راجستھان

حضرت علامہ مولانا مفتی شیر محمد رضوی نائب شیخ الحدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور

حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان

حضرت علامہ مولانا مبارک حسین مصباحی چیف ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ اعظم گڑھ یوپی

حضرت مولانا اکبر علی صاحب قبلہ رضوی ناظم تعلیمات دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور

حضرت مولانا مفتی عالمگیر صاحب قبلہ رضوی مصباحی استاد دارلعلوم اسحاقیہ جودھ پور

حضرت مولانا فیاض احمد صاحب قبلہ استاد دارلعلوم اسحاقیہ جودھ پور

حضرت مولانا قاری محی الدین صاحب قبلہ لندن

حضرت مولانا سید ظہور علی اشرفی صاحب قبلہ راجستھانی

استاذ القراء معمار قوم وملت صوفی باصفا یادگار اسلاف مبلغ اسلام محافظ مسلک اعلیٰ حضرت خواجہ صوفی عبد الوحید صاحب قبلہ قادری دام ظلہ العالی والنورانی مہتمم وسربراہ اعلیٰ جامعہ فیضان اشفاق حسین کالونی جاجولائی ناگور شریف راجستھان

حضرت مولانا حفیظ الرحمن بھیلواڑہ راجستھان

حضرت مولانا علاء الدین صاحب قبلہ مرادآباد یوپی

حضرت مولانا نفیس اختر صاحب قبلہ اشرفی مرادآباد یوپی

حضرت مولانا غلام محمد اجملی صاحب قبلہ باسنی ناگور راجستھان

حضرت مولانا محمد اسحق صاحب قبلہ اشفاقی جودھ پور راجستھان

حضرت مولانا بخش اللہ صاحب قبلہ باسنی ناگور شریف راجستھان
حضرت مولانا ابوبکر صاحب قبلہ اشرفی باسنی ناگور شریف راجستھان
حضرت مولانا سعید صاحب قبلہ اشرفی باسنی ناگور شریف راجستھان
حضرت مولانا قاضی محمد حنیف رضوی صاحب شیر آبد ناگور راجستھان
حضرت مولانا محمد ایوب صاحب قبلہ قاضی شہر پالی راجستھان
حضرت مولانا سید محمد ایوب صاحب قبلہ باسنی ناگور شریف راجستھان
حضرت مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب قبلہ حسینی مسجد راج نگر راجستھان
حضرت مولانا نظائر الاسلام اشرفی صاحب قبلہ اودے پور راجستھان
حضرت مولا الحاج محمد اسحٰق صاحب قبلہ نگراں جامعہ فاطمہ زہرا جودھ پور راجستھان
حضرت مولانا محمد شبیر احمد صاحب قبلہ قادری مصباحی بھلواڑہ راجستھان
حضرت مولانا رجب علی صاحب استاذ دارالعلوم اسحاقیہ جوادھ پور راجستھان
حضرت مولانا عبدالمطلب صاحب قبلہ افریقہ
حضرت مولانا مفتی اختصاص الدین صاحب قبلہ سنبھل یوپی
حضرت مولانا جمیل احمد صاحب قبلہ امروہہ یوپی
حضرت مولانا محمد یوسف ناگور شریف راجستھان
حضرت مولانا الحاج محمد علی اشفاقی باسنی ناگور شریف راجستھان

یہ وہ چند مشاہیر خلفا مفتی اعظم راجستھان ہیں جن میں سے اکثر و بیشتر کسی نہ کسی ادارے کے بانی و سرپرست یا تنظیم کے نگراں و سربراہ ہیں جو دین وسنت مسلک و مذہب کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں

آپ کے تحت چلنے والے چند مدارس

۱۔ دارالعلوم جامعہ فیضان اشفاق ناگور شریف، راجستھان
۲۔ دارالعلوم جامعہ فیضان اشرف باسنی ناگور شریف، راجستھان
۳۔ مدرسہ منظر اسلام باسنی ناگور شریف، راجستھان
۴۔ مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ باسنی ناگور شریف، راجستھان

۵۔ دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور، راجستھان

۶۔ جامعہ فاطمۃ الزہراء جودھ پور، راجستھان

۷۔ اشفاقیہ انسٹی ٹیوٹ جودھ پور، راجستھان

۸۔ مدرسہ رضائے مصطفی پی پاڑسٹی جودھ پور، راجستھان

۹۔ سلطان الہند ورضائے دارالعلوم بھیلواڑہ، راجستھان

۱۰۔ دارالعلوم فیضان مستان محلہ پیرااودے پور، راجستھان

۱۱۔ انجمن انوارالاسلام راج نگر، راجستھان

۱۲۔ دارالعلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف، راجستھان

۱۳۔ دارالعلوم اہل سنت سلیمانیہ رحمانیہ بیکانیر، راجستھان

۱۴۔ دارالعلوم قادریہ فیض سکندریہ جیسلمیر، راجستھان

۱۵۔ دارالعلوم اشفاقیہ تالمیاباڑمیر، راجستھان

۱۶۔ دارالعلوم رضویہ جیسلمیر، راجستھان

۱۷۔ دارالعلوم فیض قادریہ رشیدیہ، راجستھان

۱۸۔ مدرسہ اجمل العلوم سنبھل، یوپی

۱۹۔ دارالعلوم غوثیہ نوریہ رامپور گھنہ جے پی نگر، یوپی

۲۱۔ مدرسہ محمدیہ اشفاقیہ روح بلال راجوری، کشمیر

۲۲۔ مدرسہ اہلسنت شاہ مسیح اللہ تحفیظ القرآن

۲۳۔ جامعہ حنفیہ نجمل العلوم مکرانہ، راجستھان

۲۴۔ الجامعۃ الہاشمیہ سجان گڑھ، راجستھان

۲۵۔ دارالعلوم حنفیہ غریب نواز ڈیڈوانہ ناگور، راجستھان

وہ مساجد جن کے آپ بانی وسرپرست

۱۔ ہاشمی مسجد سجان گڑھ، راجستھان

۲۔ مسجد جنت الفردوس سجان گڑھ، راجستھان

۳۔غریب نواز مسجد باسنی ناگور شریف، راجستھان

۴۔رضا مسجد باسنی ناگور شریف، راجستھان

۵۔مکہ مسجد باسنی ناگور شریف، راجستھان

۶۔امام احمد رضا جنت الفردوس مسجد جودھ پور، راجستھان

۷۔رضا جامع مسجد بیکانیر

۸۔غوثیہ مسجد شیرانی آباد، راجستھان

آپ نے جہاں پر مذہبی ادارے ومساجد اور معاہد کو نونہالان اسلام کی تربیت کے لئے تعمیر فرمائے وہیں پر آپ عصری تقاضوں کے مطابق انسٹی ٹیوٹ کا قیام فرماتے ہوئے کئی مسافر خانے بھی تعمیر کروا کر اپنے خدمات جلیلہ سے زینت بخشی۔

اُمت مسلمہ کا وہ عظیم محسن جب سے ہوش وحواس کے زینہ پر پہلا قدم رکھا تبھی سے چراغ بن کر جماعت اہل سنت کو روشنی عنایت کرتا رہا، آپ تنہا تو تھے لیکن تنہائی ایسی کہ مکمل جماعت پر حاوی تھی، عطیۂ خواجہ، علوم انبیا کا یہ سچا وارث، عقائد ونظریات اہل سنت کا سچا مخلص حامی وعلم بردار اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ بتاریخ ۹؍ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ کو ہمیں داغ فرقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون (ملخصاً از معارف مفتی اعظم راجستھان)

از: محمد ساجد رضا مہر القادری

ریسرچ اسکالر: جامعہ فیضان اشفاق ناگور راجستھان